© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

بڑھے توقیر ان کی اہلِ عالم کی نگاہوں میں
مذاقِ عجز پرور بھی اگر ہو کج کلاہوں میں

مآلِ اضطرابِ شوق کی لذت وہ پائے گا
جسے تسکین مل جائے محبت کی نگاہوں میں

وہ پہلے شوخئ ہر جلوہ سے پہروں اُلجھتے ہیں
سنبھل کر پھر قدم رکھتے ہیں اپنی جلوہ گاہوں میں

قدم خود لے گی منزل ان کے آکر خضرِ منزل کیا
مذاقِ خود روی پیدا تو ہو گم کردہ راہوں میں

نہ کیوں محفل کی ہر شے مستیوں میں غرق ہو ساقی
جھلکتے ہیں ہزاروں مے کدے تیری نگاہوں میں

سرِ محشر گنہ گاروں پہ رحمت دیکھ کر ان کی
بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے بے گناہوں میں

ہے قائم گرمئ دیر و حرم جن سے وہ ہنگامے
نہیں پاتے ہیں اذنِ باریابی خانقاہوں میں

ازل کے دن ہی سے یہ ربطِ حسن و عشق قائم ہے
میں جب ان کی نگاہوں میں وہ ہیں میری نگاہوں میں

سروں کے ساتھ وقتِ سجدہ دل بھی جھکتے رہتے ہیں
طریقِ بندگی یہ ہے وفا کی سجدہ گاہوں میں

جنھوں نے مدتوں کی مشق جلوہ طورِ الفت پر
وہ نظریں لے کے ہم آئے ہیں تیری جلوہ گاہوں میں

ہجومِ غم ہی کے پہلو میں تسکینِ مکمل تھی
ملا ساحل مری کشتی کو موجوں کی پناہوں میں

کہاں تک سلسلہ پہنچا ہے ناکامئ الفت کا
کوئی تاثیر اب باقی ہے نالوں میں نہ آہوں میں

وہ سب ہی قافلے ہیں بے نیازِ عشرتِ منزل
ازل سے جو رواں ہیں زندگئ غم کی راہوں میں

خداوندا! نہ جس پر مُہر ہو اشکِ ندامت کی
گنہ ایسا نہیں ہے کوئی بھی میرے گناہوں میں

الم دنیا میں رہ کر کس سے امیدِ وفا رکھتے
وہی ثابت ہوئے دشمن کہ تھے جو خیر خواہوں میں

© rasailojaraid.com